اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کا رد

بشمول:

ایک تائب اہلِ قرآن (منکر حدیث) کے ساتھ گفتگو

ترتیب کردہ: هيثم بن محمد سرحان – حفظه الله

مسجد نبوی میں معہد الحرم کے سابق مدرس، اور معهد السنة کے نگراں

mahadsunnah.com

اللہ تعالیٰ ان کی، ان کے والدین کی، اور اس کتاب کی اشاعت میں تعاون کرنے والوں کی مغفرت فرمائے۔

ترجمہ: محمد وسیم

پہلی اشاعت

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پہلی اشاعت

(الیکٹرانک ایڈیشن-ابھی طباعت کے لئے تیار نہیں)

١٤٤٧ھ-٢٠٢٥ء

فہرست ۳
مقدمہ ۴
اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کا مختصر تعارف ۵
اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کی اہم ترین گمراہیاں ۶
ایک تائب اہلِ قرآن (منکر حدیث) کے ساتھ گفتگو ۹
قاری کے لئے سوالات ۱۵

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں، اور اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے دے، اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حمد و ثنا کے بعد!

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر عظیم احسان فرمایا کہ اسے تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمائی، اور ان کی طرف اپنی تمام مخلوق میں سب سے افضل ہستی، محمد بن عبد اللہ الامین ﷺ کو مبعوث فرمایا، تاکہ وہ ان کے لئے دین کو واضح کریں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا، اور اسے اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوے کی سچائی کی علامت قرار دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [آل عمران: ٣١]

کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع واجب ہے، اور جو شخص اس سے انحراف کرے، وہ دین کے نواقض میں سے ایک ناقض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تاہم، اس امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ صرف قرآنِ کریم کی پیروی کرتے ہیں، اور سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو "اہلِ قرآن" کہتے ہیں، حالانکہ یہ گمراہ گروہ ہے، جس سے نبی کریم ﷺ نے پہلے ہی خبردار فرمایا تھا۔ لیکن چونکہ اس زمانے میں بہت سے مسلمان نوجوان، نبی ﷺ کے حقوق و مقام سے ناواقفیت اور اپنے رب کے دین سے دوری کی وجہ سے، ان کے دھوکے میں آ گئے ہیں؛ اس لئے ان کا رد کرنا، ان کی گمراہی اور فکری تضاد کو واضح کرنا، اور یہ حقیقت بیان کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ ان کا اصل مقصد سنت (احادیث) کو منہدم کرنا، وحی پر اعتراض کرنا، اور دین کو اس کے معانی اور احکام سے خالی کر دینا ہے، یہاں تک کہ دین کا صرف نام باقی رہ جائے۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر ہم نے یہ مختصر رسالہ مرتب کیا ہے، تاکہ اس باطل منہج کے خطرے کو واضح کیا جائے، اس کی اہم شبہات کو بے نقاب کیا جائے، اس کی مغالطہ آمیز باتوں کا جواب دیا جائے، سنت (احادیث) کی حجیت، اس کے مقام، اور قرآن و سنت دونوں وحیوں کو مضبوطی سے تھامنے کی اہمیت کو بیان کیا جائے۔

ہم اللہ حي وقیوم سے دعا گو ہیں کہ وہ اس عمل کو اپنی رضا کے لئے خالص بنائے، اور اس کے ذریعے پڑھنے والے، لکھنے والے اور معاون سب کو نفع پہنچائے۔ بے شک وہی اس کا مالک اور اس پر پوری قدرت رکھنے والا ہے، نیز اپنے نبیِ امی محمد ﷺ، آپ کی آل، صحابہ کرام، اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرمائے۔

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کون ہیں؟

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) ایک ایسا گروہ ہے جو خود کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے، مگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ صرف قرآنِ کریم ہی کافی ہے۔ یہ سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) پر طعن کرتا ہے، اس کی حجیت کا انکار کرتا ہے، اور یہ گمان رکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف قرآن پہنچانے والے تھے، اور آپ کے اقوال، افعال اور تقریرات کسی بھی مسلمان کے لئے واجب الاتباع نہیں ہیں۔

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) سنت (احادیث) پر طعن کیوں کرتے ہیں؟

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) در حقیقت اسلام کو منہدم کرنا اور قرآن و سنت میں شکوک و شبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں، لیکن وہ سنت (احادیث) کے انکار کے دروازے سے داخل ہوتے ہیں؛ کیونکہ عام لوگوں کے نزدیک سنت (احادیث) پر اعتراض کرنا، براہِ راست قرآن پر اعتراض کرنے کی بنسبت آسان ہے۔ مزید یہ کہ سنت (احادیث) کو ساقط کر دینا لازماً قرآن کے ساقط ہونے اور دین کی جڑیں کاٹنے کا سبب بنتا ہے۔

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کب ظاہر ہوئے؟

سنت (احادیث) کا انکار کوئی نیا فتنہ نہیں، بلکہ قدیم زمانے میں بھی بعض گروہوں اور افراد کی طرف سے اس کا ظہور ہوا۔ جیسے خوارج نے صحابۂ کرام کی عدالت کا انکار کیا اور نبی کریم ﷺ سے منقول بہت سی باتوں کو رد کر دیا۔ اسی طرح شیعہ روافض نے بھی بہت سی صحیح روایات کو قبول نہیں کیا۔ نیز معتزلہ نے ان نصوصِ سنت (احادیث) کو رد کیا جو ان کی محدود عقلوں کے مطابق نہ تھیں، خصوصاً وہ نصوص جو اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات سے متعلق تھیں۔

اس کے بعد، اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) ایک مستقل فکری مکتب کے طور پر اُس وقت نمایاں ہوئے جب اسلامی ممالک پر مغربی استعمار کا غلبہ ہوا، تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل۔ اس دور میں اہلِ کفر نے گمراہ افکار کی مالی اور فکری سرپرستی کی، تاکہ اسلامی عقائد کو متزلزل کیا جا سکے، اور مسلمانوں اور ان کے علاقوں پر اپنی گرفت مضبوط رکھی جا سکے۔

اور اس زمانے میں بھی کچھ ایسے افراد اور جماعتیں اس فکر کو اختیار کئے ہوئے ہیں، جو ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس منہج کی تائید اور اشاعت میں سرگرم ہیں۔

پہلی گمراہی: سنت (احادیث) کا انکار اور قرآن کی صریح مخالفت

قرآنِ کریم نے متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا واضح حکم دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ﴾ [الحشر: ۷] اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو، اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ﴾ [النساء: ۸۰] جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔

لہٰذا سنت (احادیث) کا انکار، در اصل اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی مخالفت ہے۔

دوسری گمراہی: ان کا یہ انکار کہ سنت (احادیث) اللہ کی طرف سے وحی ہے

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم: ۳-۴] اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

پس سنت (احادیث) کو رد کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نازل کردہ وحی کو رد کرنا ہے۔

تیسری گمراہی: عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے چلے آرہے امت کے اجماع کی مخالفت

صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک اسلامی تاریخ میں ایسا کوئی معروف شخص یا گروہ نہیں پایا گیا جس نے سنت (احادیث) کا کلی انکار کیا ہو۔ علماء کا اس کی حجیت پر اجماع ہے، اور اس کا انکار کرنے والا بدعت اور گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ خطاب نہ صرف اُس وقت کے لوگوں کے لئے تھا، بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں اور جنات کے لئے بھی ہے، جیسے یہ خطاب رسول اللہ ﷺ کے زمانے والوں کے لئے تھا۔ جو لوگ آپ ﷺ کے بعد آئے یا آئیں گے، سب اس حکم میں برابر ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں''۔ (الإحكام في أصول الأحكام، ص۹۷)

چوتھی گمراہی: صرف قرآن کے ذریعے دینِ اسلام پر عمل ممکن نہیں

سنت (احادیث) کا انکار کرنے والے خود بھی جانتے ہیں کہ صرف قرآن کے ذریعے نہ نماز کی رکعات کی تعداد معلوم ہو سکتی ہے، نہ زکوٰۃ کا نصاب، نہ مناسکِ حج کی تفصیلات، اور نہ روزے کے بہت سے عملی احکام؛ بلکہ شریعت کی بے شمار تفصیلات صرف سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) ہی سے معلوم ہوتی ہیں۔

پانچویں گمراہی: سلف صالحین کے عمل کی صریح مخالفت

صحابۂ کرام، تابعین، یا امت کے معروف ائمہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ صرف قرآن ہی ہمارے لئے کافی ہے، بلکہ وہ سنت (احادیث) کو دین کے دوسرے بنیادی ماخذ کے طور پر شمار کرتے تھے۔

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سنت (احادیث) کے بارے میں کوئی نزاع اور اختلاف نہیں کہ وہ ایک مستقل اصل ہے، اور اسلام کے بنیادی مصادر میں دوسرا اصل ہے۔ تمام مسلمانوں، بلکہ پوری امت پر واجب ہے کہ وہ سنت (احادیث) کو اپنائے، اس پر اعتماد کرے، اور جب رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ حدیث ثابت ہو جائے تو اسے حجت مانے۔ اس مفہوم پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی آیات، نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث، اور اہلِ علم کا اجماع دلالت کرتا ہے۔ نیز جو شخص سنت (احادیث) سے اعراض کرے یا اس کی مخالفت کرے، اس پر نکیر بھی ثابت ہے۔ (مجموع الفتاویٰ والمقالات ۱۷۶/۹)۔

اور سلفِ صالحین ہی دین و علم کے اعتبار سے سب سے افضل لوگ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے''۔ (متفق علیہ)

چھٹی گمراہی: سنت (احادیث) کا انکار، قرآن کو ساقط کرنے کا ذریعہ ہے

اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) فکر رکھنے والا شخص دراصل دین کو بنیاد سے منہدم کرنا چاہتا ہے، مگر ابتدا سنت (احادیث) کے انکار سے کرتا ہے، پھر آہستہ آہستہ قرآن میں بھی تشکیک پیدا کرتا ہے، جیسا کہ فرعون نے کہا تھا: ﴿ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ﴾ (غافر:۲٦) مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں، تاکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو باطل کرنے کی راہ ہموار کر سکے۔

ساتویں گمراہی: وہ خاص طور پر ''صحیح بخاری'' کو نشانہ بناتے ہیں

کیونکہ صحیح بخاری، قرآنِ کریم کے بعد اسلامی کتب میں سب سے زیادہ معتبر، بلند مرتبہ اور صحیح کتاب سمجھی جاتی ہے۔

لوگوں کے دلوں سے صحیح بخاری کا اعتماد ختم کر دینا، درحقیقت پوری سنت (احادیث) کو مشکوک بنانے کی کوشش ہے۔ اسی لئے اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) حضرات عموماً ''مسند احمد'' یا ''سنن ابی داوٗد'' سے آغاز نہیں کرتے، بلکہ سب سے پہلے ''صحیح بخاری'' کو نشانہ بناتے ہیں۔

آٹھویں گمراہی: خود قرآن یہ ثابت کرتا ہے کہ سنت (احادیث)، قرآن کی تشریح اور توضیح ہے

قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اجمالی انداز میں نازل ہوئی ہیں، جنہیں وضاحت اور تشریح کی ضرورت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کی توضیح کا منصب عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾ [النساء: ١٠٥] بے شک ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [النحل: ۴۴] اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ باتیں واضح کر دیں جو ان کی طرف اتاری گئی ہیں، اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

لہٰذا اگر قرآنِ کریم، سنت کے بغیر کافی ہوتا تو پھر اس وضاحت اور بیان کی سرے سے کوئی ضرورت باقی نہ ہوتی۔

نویں گمراہی: نبی کریم ﷺ کی بعثت، آپ کی اتباع کے وجوب کی دلیل ہے

اگر صرف قرآنِ کریم ہی کافی ہوتا، تو پھر رسول بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ حقیقت یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کتاب کے ساتھ اس کی تشریح، توضیح اور عملی رہنمائی بھی لے کر آئے۔ اسی طرح سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) قرآنِ کریم کی عملی تفسیر اور وضاحت ہے۔

دسویں گمراہی: جو سنت (احادیث) کا انکار کرے وہ اللہ کی صحیح طریقے سے عبادت نہیں کر سکتا

نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج جیسی عملی عبادات کو اس طریقے کے مطابق ادا کرنا، جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے، سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) کے بغیر ممکن نہیں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے بارے میں فرمایا: 'نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے' (بخاری)

اور حج کے بارے میں فرمایا: 'اپنے مناسک مجھ سے سیکھ لو، کیونکہ مجھے نہیں معلوم شاید میں اس حج کے بعد دوبارہ حج نہ کر سکوں' (مسلم)۔

گیارہویں گمراہی: متشابہ آیات کو پکڑنا اور محکم آیات کو چھوڑ دینا

قرآنِ کریم اپنی مجموعی حیثیت میں سراسر محکم ہے، یعنی اس میں کوئی غلطی، تضاد یا اختلاف نہیں، اور ایک اعتبار سے پورا قرآن متشابہ بھی ہے، یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے سے مشابہت رکھتا ہے اور سب ایک حکیمانہ، ربانی اسلوب پر نازل ہوا ہے۔

البتہ اس میں کچھ آیات محکم ہیں، جن کا مفہوم واضح اور صاف ہے، اور کچھ متشابہ ہیں، جن کی حقیقت یا مراد بہت سے لوگوں پر مخفی رہتی ہے، خصوصاً عام لوگوں پر۔

اہلِ حق کا طریقہ یہ ہے کہ وہ متشابہ آیات کو محکم آیات کی طرف لوٹاتے ہیں، جس سے ان کا صحیح مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہلِ باطل اور گمراہی کے شکار لوگ محکم نصوص کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ﴾ [آل عمران: ٧] وہی اللہ ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی، اس میں کچھ آیات محکم ہیں، وہی کتاب کی اصل ہیں، اور دوسری متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ فتنہ پیدا کرنے اور اپنی مرضی کی تاویل نکالنے کے لیے متشابہ آیات کے پیچھے لگتے ہیں۔

اور یہی حال اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کا ہے۔

بارہویں گمراہی: ان کا منہج امت کو اسلام سے خارج کر دینے کا باعث ہے

دینی اصولوں میں طعن و تشکیک، اُس دین کو مسخ کرنے کا دروازہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

ایک تائب اہلِ قرآن (منکر حدیث) کے ساتھ گفتگو

سوال[۱]: گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ بتائیے کہ "اہلِ قرآن" سے کیا مراد ہے، جن میں آپ بھی شامل تھے؟

جواب: ہم یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم صرف قرآنِ کریم کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں، اور یہی شریعت کا واحد ماخذ ہے، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) واجب الاتباع نہیں؛ بلکہ محض تاریخی روایات ہیں جن پر دین کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔

سوال[۲]: آپ لوگوں نے اپنے لئے یہ نام کیوں اختیار کیا جو یہ تاثر دیتا ہے کہ آپ ہی حقیقی اہلِ قرآن ہیں؟

جواب: ہم نے یہ نام ایک طرح کے دھوکے کے طور پر اختیار کیا تھا؛ کیونکہ اس نام سے لوگوں کو یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید ہم دوسروں سے زیادہ قرآن سے وابستہ ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ ہم فہم و عمل دونوں اعتبار سے قرآن سے سب سے زیادہ دور تھے۔ ہم نے اپنے آپ کو "اہلِ قرآن" اسی طرح کہنا شروع کیا جیسے منافق اپنے آپ کو "مؤمن" کہا کرتے تھے۔

سوال[۳]: انسان کو سنت (احادیث) کے انکار پر کیا چیز آمادہ کرتی ہے؟

جواب: اس کی اصل وجہ دینی پابندیوں سے فرار ہوتی ہے؛ کیونکہ سنت (احادیث) میں عبادات کی تفصیلات، احکام و نواہی، حدود، اخلاقیات، اور پوری زندگی کے اصول وضوابط موجود ہیں۔ لہٰذا جو شخص ایسا دین چاہتا ہو جس میں عملی ذمہ داریاں نہ ہوں، وہ سنت (احادیث) پر طعن کرنا شروع کردیتا ہے؛ کیونکہ سنت (احادیث) ہی وہ مضبوط قلعہ ہے جو شریعت کی حفاظت کرتا ہے۔

سوال[۴]: کیا آپ کا سنت (احادیث) کا انکار کسی علمی تحقیق اور حق کی جستجو پر مبنی تھا؟

جواب: نہیں، ہم نے نہ علمِ حدیث پڑھا تھا، نہ اصولِ حدیث، نہ علومِ قرآن سے واقفیت تھی۔ ہم اصولِ تفسیر سے ناواقف تھے، محکم اور متشابہ میں فرق نہیں جانتے تھے۔ بس انٹرنیٹ پر کوئی شبہ پڑھ لیتے، اور اگر وہ ہماری خواہش کے مطابق محسوس ہوتا تو اسے بنیاد بنا لیتے، پھر اسی کے ذریعے نبیِ کریم ﷺ کی سنت (احادیث) کو رد کرنے کی کوشش کرتے۔

سوال[۵]: لوگوں پر حملے کے لئے آپ کا سب سے پہلا شبہ کیا ہوتا تھا؟

جواب: ہم ہمیشہ اس جملے کی تکرار سے شروع کرتے: (قرآن مکمل ہے، اسے نہ کسی وضاحت کی ضرورت ہے نہ سنت یعنی احادیث کی)، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کرتے: ﴿مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ﴾ [الأنعام: ٣٨] ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ اور ہم یہ دعویٰ کرتے کہ یہاں 'کتاب' سے مراد قرآن ہے۔

سوال[۶]: اب جبکہ آپ پر حق واضح ہو چکا ہے، آپ اس شبہ کا کیا جواب دیتے ہیں؟

جواب: اس کا جواب تین پہلوؤں سے ہے:

1- آیت میں مذکور "کتاب" سے مراد لوحِ محفوظ ہے، نہ کہ قرآنِ کریم۔ یہی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، مجاہد، قتادہ اور دیگر مفسرین سے منقول ہے۔

2- قرآنِ کریم اس اعتبار سے کامل ہے کہ اس میں دین کے عمومی اصول اور بنیادی ہدایات موجود ہیں، نہ کہ ہر جزئی تفصیل۔ بہت سی عملی تفصیلات نبی کریم ﷺ کی وضاحت کے لئے چھوڑ دی گئی ہیں۔

3- اللہ تعالیٰ نے خود سنت (احادیث) کی پیروی کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ تاکہ آپ لوگوں کے لئے واضح کردیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے

توجب نبوی وضاحت خود واجب ہے، تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ قرآنِ کریم تنہا کافی ہے؟

سوال[۷]: آپ یہ کیوں کہتے تھے کہ سنت (احادیث) وحی نہیں ہے؟

جواب: تاکہ لوگوں کو یہ باور کراسکیں کہ سنت (احادیث) کسی پر لازم نہیں، اور نبی کریم ﷺ صرف قرآن پہنچانے والے تھے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

سوال[۸]: اب آپ کا اس کا کیا جواب ہے؟

جواب: تین پہلوؤں سے:

1- قرآن خود اس بات کی صراحت کرتا ہے کہ سنت (احادیث) اللہ کی طرف سے وحی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم: ۳-۴] اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

2- قرآنِ کریم واضح طور پر بتاتا ہے کہ سنت (احادیث) بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ [النساء: ۸۰] جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، جبکہ اولی الامر کے بارے میں فرمایا: ﴿ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ (النساء: ۵۹) اور تم میں سے اولی الامر کی، اور 'اطیعوا' کا لفظ دوبارہ نہیں دہرایا؛ کیونکہ ان کی اطاعت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہے۔

3- قرآنِ کریم کو سنت (احادیث) کے بغیر نہ صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اس پر عمل ممکن ہے۔ آخر نماز کیسے پڑھی جائے؟ زکوۃ کیسے ادا کی جائے؟ حج کے مناسک کیا ہیں؟ روزے کی تفصیلات کیا ہیں؟ یہ سب امور قرآن میں اجمالی طور پر مذکور ہیں، جبکہ ان کی عملی وضاحت سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) سے معلوم ہوتی ہے۔

سوال[۹]: آپ لوگ اس شبہ پر بھی زور دیتے تھے کہ عصمت صرف قرآنِ کریم کے لئے خاص ہے، تو آپ اس فکر کو کیسے استعمال کرتے تھے؟

جواب: ہم لوگوں سے کہتے تھے کہ امام بخاری رحمہ اللہ بھی ایک انسان تھے، ان سے خطا ہوسکتی ہے، پھر تم لوگ انہیں کیوں اس قدر مقدس سمجھتے ہو؟ اس کے بعد ہم لوگوں کی علمِ حدیث سے ناواقفیت کا فائدہ اٹھاتے، اور اسی بنیاد پر صحیح بخاری اور دیگر ائمہ حدیث کی روایات میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

سوال[۱۰]: اور اس شبہ کا علمی جواب کیا ہے؟

جواب: اس کا جواب تین پہلوؤں سے ہے:

- عوام تو دور کی بات، کسی امام نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ امام بخاری معصوم عن الخطا ہیں؛ بلکہ علماء نے صرف یہ کہا ہے کہ قرآنِ کریم کے بعد سب سے صحیح کتاب ''صحیح بخاری'' ہے، یعنی دیگر کتب کے مقابلے میں اس کی صحت کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔
- احادیث کے درمیان ترجیح دینا کسی راوی کی عصمت پر مبنی نہیں ہوتا، بلکہ علمی قواعد پر قائم ہوتا ہے، جیسے: سند کا متصل ہونا، راویوں کا عادل ہونا، ان کا مضبوط حافظہ اور ضبط، روایت کا شذوذ اور مخفی علتوں سے پاک ہونا۔
- صحیحین (بخاری و مسلم) پر طعن کا اصل مقصد کسی ایک حدیث کا انکار نہیں ہوتا، بلکہ پورے دینی ماخذ کو ساقط کرنا مقصود ہوتا ہے۔

سوال[۱۱]: اور آپ خاص طور پر ''صحیح بخاری'' ہی کو کیوں نشانہ بناتے تھے؟

جواب: کیونکہ جب سر پر ضرب لگتی ہے تو پورا جسم متاثر ہوتا ہے، اگر ہم لوگوں کو ان کی سب سے معتبر کتاب ہی مشکوک بنا دیں، تو باقی کتب خود بخود ان کی نظر میں گر جائیں گی۔۔

سوال[۱۲]: آپ لوگوں کی نظر میں امام بخاری کو کیسے مشکوک بناتے تھے؟

جواب: ہم ایک یا دو ایسی احادیث تلاش کرتے جنہیں غلط فہمی یا ناقص سمجھ کے ذریعے مشتبہ بنایا جاسکتا ہو، پھر اس چھوٹی سی بات کو اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرتے کہ پڑھنے والا یہ سمجھنے لگے کہ پوری کتاب ناقابلِ اعتماد ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے تھے کہ تمام احادیث ضعیف ہیں، بلکہ ایک چھوٹے شبہے کو بنیاد بنا کر ذہن سازی کرتے تھے۔

سوال[۱۳]: کیا آپ کسی حدیث پر اعتراض کرنے سے پہلے اسے سمجھتے بھی تھے؟

جواب: نہ ہم حدیث کو صحیح طرح سمجھتے تھے، نہ اس کی پروا کرتے تھے۔ ہم کسی روایت کا ایک ٹکڑا پڑھ لیتے، علماء کی شروحات سے رجوع نہیں کرتے، پھر اپنی ناقص فہم کی بنیاد پر اس پر حکم لگا دیتے تھے۔ اور یہ اسی طرح کا عمل ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ﴾ (النساء: ۴۶) وہ کلمات کو ان کی جگہوں سے پھیر دیتے ہیں۔

سوال[۱۴]: کیا آپ لوگ خود قرآن کے مطابق نماز، زکوٰۃ، روزہ اور دیگر عبادات پر عمل کرتے تھے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ ہم ان میں سے کسی چیز پر بھی صحیح طور پر عمل نہیں کرتے تھے؛ کیونکہ جو شخص عبادات میں سے کسی ایک کو بھی عملی طور پر ادا کرنا چاہے، وہ لازماً سنت (احادیث) پر انحصار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور یہ بات ہمارے پورے نظریے کی بنیاد ہی کو منہدم کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم مغرب کی نماز تین رکعت ادا کرتے، تو دراصل ہم سنت (احادیث) ہی پر عمل کر رہے ہوتے۔ حقیقت میں مقصد دینی ذمہ داریوں سے فرار تھا، اور سنت (احادیث) کا انکار اس فرار کا ذریعہ بن گیا تھا۔

سوال[۱۵]: تو پھر آپ یہ دعویٰ کیوں کرتے تھے کہ عمل میں صرف قرآن ہی کافی ہے؟

جواب: لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے؛ ورنہ ہم خود سب سے زیادہ جانتے تھے کہ صرف قرآنِ کریم نماز کا طریقہ نہیں بتاتا، نہ رکعات کی تعداد واضح کرتا ہے۔

سوال[۱۶]: کیا سلف صالحین نے کبھی سنت (احادیث) کی حجیت کا انکار کیا؟

جواب: نہیں؛ ابتدائی تین صدیوں (قرونِ مفضّلہ) میں کسی ایک شخص سے بھی سنت (احادیث) کے کلی انکار کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ بعض اہلِ بدعت نے اپنی بدعت کے خلاف آنے والی بعض احادیث کا انکار کیا، مگر یہ اکیلی بات بھی ہمارے اس دعوے کو باطل ثابت کرنے کے لئے کافی ہے جسے ہم حق سمجھتے تھے۔

سوال[۱۷]: آپ کہتے تھے کہ سنت (احادیث) کی تدوین نبی کریم ﷺ کے کئی صدیوں بعد ہوئی؛ تو کیا یہ دعویٰ درست ہے؟

جواب: نہیں؛ یہ بات درست نہیں۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ:

- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگی ہی میں بہت سی احادیث قلم بند کرلی تھیں۔ مشہور صحیفوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا "الصحيفة الصادقة"، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا دیتوں سے متعلق صحیفہ، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات وغیرہ شامل ہیں۔
- بڑے تابعین نے صحابۂ کرام سے سنت (احادیث) حاصل کی، اسے محفوظ رکھا، اور بڑی احتیاط سے آگے منتقل کیا۔ ان میں کچھ لکھتے بھی تھے اور بہت سے اپنے حافظے میں محفوظ رکھتے تھے۔ وہ غیر معمولی حفظ، ضبط اور احتیاط کے لئے معروف تھے، حتیٰ کہ بعض اساتذہ اپنے شاگردوں کو آزما کر ان کی یادداشت اور اہلیت کا امتحان لیتے تھے۔
- امت نے پہلی اور دوسری صدی ہجری ہی میں سنت (احادیث) کو متواتر نقل، زبانی حفظ، اور تحریری صورتوں میں محفوظ کرلیا تھا، لہٰذا یہ دعویٰ کہ سنت (احادیث) بہت بعد میں لکھی گئی، ایک قدیم اور بے بنیاد الزام ہے۔

سوال[۱۸]: آپ یہ کیوں کہتے تھے: (ہمیں قرآن ہی کافی ہے) باوجود اس کے کہ آپ اس پر عمل بھی نہیں کرتے تھے؟

جواب: کیونکہ یہ عوام کو متاثر کرنے والا اور دلکش نعرہ تھا؛ ورنہ جو شخص حقیقت میں قرآن پر عمل کرنا چاہے، وہ لازماً سنت (احادیث) کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے؛ کیونکہ نماز، زکوٰۃ، حج اور روزے کی عملی تفصیلات سنت (احادیث) کے بغیر سمجھی ہی نہیں جاسکتیں۔

سوال[۱۹]: اگر اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کی فکر عام ہو جائے تو اسلام پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

جواب: اس کے انتہائی خطرناک نتائج سامنے آئیں گے، مثلاً:

- عبادات کا نظام منہدم ہو جائے گا؛ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور دیگر اعمال اپنی عملی شکل کھو بیٹھیں گے، کیونکہ قرآن ان کا حکم تو دیتا ہے مگر ان کی تفصیل بیان نہیں کرتا۔
- شرعی حدود اور اخلاقی نظام کمزور یا ختم ہو جائے گا۔
- سنت (احادیث) کو ساقط کرنے کے بعد کے بعد بالآخر قرآن میں بھی تشکیک پیدا ہوگی؛ کیونکہ قرآنِ کریم کو سنت (احادیث) کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں، لہٰذا جب سنت (احادیث) ساقط ہوگی تو لازماً قرآن بھی ساقط ہو جائے گا۔

• دین اپنی بنیادوں سے متزلزل ہو جائے گا۔ اسی لئے سلف فرمایا کرتے تھے کہ ''سنت (احادیث) قرآن کی قاضی (یعنی اس کی وضاحت و تشریح کرنے والی) ہے''۔

سوال [۲۰]: کیا اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کا مذہب کوئی نیا مذہب ہے؟

جواب: نہیں، یہ دراصل خوارج کے اسی قدیم نظریے کی ایک شکل ہے، جنہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر یا فاسق قرار دے کر ان کی روایات کو ساقط کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح یہ اہلِ بدعت کے اس قول سے بھی مشابہ ہے کہ ''ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کے بارے میں پہلے ہی خبردار فرما دیا تھا: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ!» أخرجه أبو داود والترمذي. خبردار! مجھے کتاب (قرآن) اور اس کے ساتھ اس کی مثل (سنت) بھی دی گئی ہے، عنقریب ایک آسودہ حال شخص اپنے تخت پر بیٹھا ہوا کہے گا: تم اس قرآن ہی کو لازم پکڑو، جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو چیز اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو! (ابوداؤد و ترمذی)

خطابی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: 'اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سنتوں کی مخالفت سے خبردار فرما رہے ہیں جو آپ نے ان امور میں مقرر فرمائیں جن کا قرآن میں ذکر نہیں، جس طرح خوارج اور روافض نے کیا، کیونکہ وہ قرآن کے ظاہر سے چمٹ گئے اور ان سنتوں کو چھوڑ دیا جن میں کتاب کی وضاحت مضمر تھی، تو وہ حیران ہو کر گمراہ ہو گئے'۔

'أريكة' (مسند یا آرام گاہ) سے مراد آسائش اور آرام کے عادی لوگ ہیں، جو گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں، علم حاصل نہیں کرتے، نہ اہلِ علم کے پاس جاتے ہیں اور نہ ان سے دین سیکھتے ہیں۔ (معالم السنن ۴/۲۹۸)۔

سوال [۲۱]: کیا اب آپ کو یقین ہے کہ سنت (احادیث) بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے؟

جواب: جی ہاں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [البقرة: ۱۲۹] اور وہ ان پر تیری آیات کی تلاوت کرتا ہے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

اور مفسرین کے اجماع کے مطابق یہاں ''حکمت'' سے مراد سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) ہے۔

سوال [۲۲]: آپ کو توبہ کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟

جواب: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف؛ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میں دین کو اینٹ اینٹ کر کے ڈھا رہا ہوں، اور امت پر فتنے کا دروازہ کھول رہا ہوں۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ سنت (احادیث) کا انکار ایسا کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، تو مجھے اپنے برے انجام کا خوف لاحق ہو گیا۔

سوال [۲۳]: اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کے شبہات سے متاثر ہونے والوں کے لئے آپ کا پیغام کیا ہے؟

جواب: میں خلوص کے ساتھ چند باتیں کہنا چاہتا ہوں:

• جو شخص علمِ دین نہیں جانتا، وہ آسانی سے دھوکے میں آ جاتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو نافع علم سے مضبوط کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طه: ۱۱۴) اور کہو: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما، اور ﴿ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾ (المجادله: ۱۱) اللہ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔

- جو شخص آج سنت (احادیث) کو چھوڑ دے گا، وہ کل قرآن کو بھی چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا؛ کیونکہ قرآن کا صحیح مفہوم نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ سنت (احادیث) کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔
- سنت (احادیث) اس دین کے لئے ایک حفاظتی حصار کی مانند ہے، جیسے کسی گھر کے گرد دیوار یا باڑ ہو، جو شخص اس حفاظتی حصار کو گرادے، وہ در حقیقت اس کے پیچھے موجود حرمتوں اور بنیادوں کو بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔
- دونوں وحیوں (قرآن و سنت) کو مضبوطی سے تھامنا ہی نجات کا راستہ ہے۔

سوال [۲۴]: اختتام سے پہلے آپ کوئی آخری بات کہنا چاہیں گے؟

جواب: جی ہاں، میں پہلے اپنے آپ کو ''اہلِ قرآن'' سمجھتا تھا، لیکن حقیقت میں میں قرآن ہی کا مخالف تھا؛ کیونکہ قرآن تو مجھے نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا حکم دیتا ہے، جبکہ میں آپ ﷺ کی بات ماننے سے انکار کرتا تھا۔

پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے خوبصورتی کے ساتھ حق کی طرف لوٹادیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سنت (احادیث) پر ثابت قدم رکھے، اور پوری امت کو فتنوں اور شبہات سے محفوظ فرمائے۔

[۱] درج ذیل میں سے کون سی چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سنت (احادیث) اللہ کی طرف سے وحی ہے؟

○ ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ ○ لوگوں کا ایسا کہنا ○ صحابہ کا اجتہاد ○ امام بخاری رحمہ اللہ کی رائے

[۲] اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) خاص طور پر 'صحیح بخاری' پر حملہ کیوں کرتے ہیں؟

○ کیونکہ یہ ایک فقہی کتاب ہے ○ کیونکہ یہ قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب ہے ○ کیونکہ یہ ایک صوفی کتاب ہے ○ کیونکہ یہ ایک مختصر کتاب ہے

[۳] درج ذیل میں سے کس عبادت کی تفصیلات صرف قرآن سے معلوم نہیں کی جاسکتیں؟

○ نماز ○ زکاۃ ○ روزہ ○ مذکورہ بالا تمام

[۴] متشابہ آیات کی پیروی اور محکم آیات کو چھوڑ دینا، قرآنِ کریم کے مطابق کس کی صفت ہے؟

○ علماء ○ مصلحین ○ قاری حضرات ○ گمراہی اور فتنہ والے لوگ

[۵] جو شخص پوری سنت (احادیث) کا انکار کر دے اور اس کی حجیت کو رد کر دے، اس کا کیا حکم ہے؟

○ گناہ گار ○ بدعتی ○ غلطی کرنے والا مجتہد ○ ملتِ اسلامیہ سے خارج کر دینے والا کافر

[۶] درج ذیل میں سے کون سی چیز یہ واضح کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محض قرآن نقل کرنے والے نہیں بلکہ اس کی وضاحت کرنے والے بھی ہیں؟

○ لوگوں کا ایسا کہنا ○ ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ ○ صحابہ کا اجتہاد ○ فقہی مذاہب کا اختلاف

[۷] صرف قرآنِ کریم کی بنیاد پر نماز کا مکمل طریقہ کیوں معلوم نہیں ہو سکتا؟

○ کیونکہ قرآن میں نماز کا ذکر نہیں ○ کیونکہ قرآن نے نماز کا ذکر اجمالی طور پر کیا نہ کہ تفصیل سے ○ کیونکہ نماز اہم نہیں ○ کیونکہ مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے

[۸] سنت (احادیث) پر اعتراض کرنے میں اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کا فکر رکھنے والوں کے مقاصد میں سے ہے:

○ علم میں اضافہ ○ قرآن کی حفاظت ○ شریعت کو بتدریج ساقط کرنا ○ کتبِ حدیث کی تصحیح

[۹] اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کے طرزِ عمل کے مطابق متشابہ کی پیروی اور محکم کو چھوڑنے کا کیا مطلب ہے؟

○ قرآن کی تفسیر قرآن سے کرنا ○ صرف واضح آیات پر توجہ دینا ○ شبہات نکالنے کے لئے نصوص کو غلط معنی پہنانا ○ علماء کی طرف رجوع کرنا

[۱۰] قرآن میں 'حکمت' سے مراد سنت ہونے کی دلیل کیا ہے؟

○ لوگوں کا اختلاف ○ امام بخاری کی رائے ○ مفسرین کا اجماع ○ ذاتی اجتہاد

[۱۱] اگر لوگ سنتِ نبوی ﷺ (احادیث) کو ساقط کر دیں تو کیا نتیجہ نکلے گا؟

○ اسلام اپنی حالت پر باقی رہے گا ○ مسلمانوں کے اختلافات ختم ہو جائیں گے ○ عبادات اور احکام یکے بعد دیگرے ساقط ہو جائیں گے ○ دینی فہم بہتر ہو جائے گی

[۱۲] یہ کہنا کہ سنت (احادیث) کی تدوین کا دیر سے ہونا اسے غیر معتبر بنا دیتا ہے، یہ بات باطل ہے کیونکہ:

○ صحابہ نے کچھ نقل ہی نہیں کیا ○ امت کسی چیز پر متفق نہیں ہوئی ○ تدوین صحابۂ کرام کے دور میں شروع ہوئی اور نسل در نسل تواتر کے ساتھ منتقل ہوتی رہی ○ قرآن بعد میں نازل ہوا

[۱۳] سنت (احادیث) کی مخالفت کے اثرات میں سے ایک اثر ہے:

○ اطاعت میں اضافہ ○ علماء سے محبت ○ بعد میں خود قرآن پر شک ○ دینی شعور میں اضافہ

[۱۴] محدثین روایات کی قبولیت کے لئے کس بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں؟

○ مسلکی تعصب ○ ذاتی خواہش ○ سند اور متن سے متعلق علمی قواعد ○ لوگوں کی کثرت

[۱۵] درج ذیل میں سے کون سی چیز بحث و مباحثہ میں اہلِ قرآن (منکرینِ حدیث) کے منہج کو بیان کرتی ہے؟

○ علم حاصل کرنے کا شوق ○ نصوص کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور عوامی لاعلمی سے فائدہ اٹھانا ○ علماءِ حق کی طرف رجوع کرنا ○ استدلال کے اصولوں کی پاسداری

[۱۶] نبی کریم ﷺ کی بعثت، آپ ﷺ کی سنت کی اتباع کے وجوب پر کیوں دلیل ہے؟

○ کیونکہ لوگوں کو اپنے درمیان رہنے والا شخص چاہئے تھا ○ کیونکہ نبی ﷺ سے کبھی غلطی نہیں ہو سکتی ○ کیونکہ رسالت، قرآن کے عملی بیان اور تشریح کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ○ کیونکہ عربوں نے نبی کا مطالبہ کیا تھا

ٹیلی گرام کا لنک:

فیس بک کا لنک:

معہد السنہ کی ویب سائٹ:

واٹس ایپ کا لنک:

ٹویٹر (X) کا لنک:

انسٹا گرام کا لنک:

یوٹیوب چینل:

کتابیں ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک: